باب: 3 انتظامی نظام

سوالات کی فہرست

سوال نمبر1۔ 1973ء کے آئین کے تحت وفاق کے فرائض بیان کریں۔

سوال نمبر2۔ گلگت بلتستان کا انتظامی ڈھانچا اور فرائض بیان کریں۔

سوال نمبر3۔ وفاقی و صوبائی حکومتوں کے تعلق کی نوعیت کا تجزیہ کریں۔

سوال نمبر4۔ صوبائی و مقامی حکومتوں کے باہمی تعلقات واضح کریں۔

سوال نمبر5۔ پاکستان میں صوبوں کے فرائض کا جائزہ لیں۔

سوال نمبر6۔ پاکستان میں ضلعی یا تحصیل کونسل کے فرائض بیان کریں۔

سوال نمبر7۔ پاکستان میں میٹرپولیٹن کارپوریشن کے فرائض واضح کریں۔

سوال نمبر8۔ پاکستان میں میونسپل / ٹاؤن کمیٹی کے فرائض واضح کریں۔

سوال نمبر9۔ پاکستان میں ویلیج نیبرہڈ کونسل / یونین کونسل کے فرائض واضح کریں۔

سوال نمبر10۔ آزاد جموں و کشمیر کا انتظامی ڈھانچا اور فرائض بیان کریں۔

مشقی کثیر الانتخابی جوابات

مشقی سوالات کے مختصر جوابات

taleemcity.com

سوال نمبر1۔ 1973ء کے آئین کے تحت وفاق کے فرائض بیان کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کے تحت ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت رائج کیا گیا ہے۔ اس نظام کے مطابق پاکستان چار صوبوں (پنجاب، سندھ، خیبر پختون خواہ اور بلوچستان) اور تین وفاق کے زیر انتظام علاقوں (اسلام آباد، آزاد کشمیر اور گلگت امنستان) پر مشتمل ایک وفاق ہے۔ وفاق اور صوبوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم عمل میں لائی گئی ہے۔

وفاق کے فرائض

وفاق اپنے تمام فرائض صدر پاکستان کے نام سے استعمال کرتا ہے وہی تمام فرائض طے کرتا ہے۔ وفاق کے تمام فرائض وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کے ذریعے سے سرانجام پاتے ہیں۔ وفاق کے تمام فرائض کی انجام دہی کے لیے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) قوانین بناتی ہے۔

1۔ **صوبوں کے مفادات کا تحفظ:**

وفاق یونین کو قائم رکھتا ہے اور اپنی تمام اکائوں (صوبوں) کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے اور تمام اکائیوں کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔

2۔ **پالیسی سازی میں تعاون:**

وفاق اپنی تمام اکائیوں (صوبوں) کو پالیسی سازی میں مشورہ دیتا ہے اور تمام اطلاعات مہیا کرتا ہے۔

3۔ **معیشت کی بحالی:**

وفاق ملکی معیشت کو بحال کرتا ہے اور ٹیکس عائد کرتا ہے۔ ٹیکسوں میں کمی و بیشی کا اختیار بھی وفاق کے پاس ہوتا ہے۔ اس لئے ٹیکس لگا کر اپنے وسائل اور آمدنی کو بڑھاتا ہے۔

4۔ **امن و امان کا قیام:**

وفاق اندرونی امن و امان کا ذمہ دار ہوتا ہے اور ملکی آزادی کا تحفظ کرتا ہے۔ ملکی امن و امان کے قیام کے لئے یہ صوبوں سے مل کر کام لیتا ہے۔ دہشت گردی، جرائم اور امن عامہ کے قیام کے لئے یہ پولیس رینجرز، آرمڈ فورسز اور دیگر اداروں کی معاونت لے سکتا ہے۔

5۔ **تجارت کو فروغ:**

وفاق اندرونی و بیرونی تجارت کو منظم کرتا ہے۔ صوبوں کے درمیان تجارت کو فروغ دینے میں وفاق اہم ذمہ داریاں نبھاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ درآمدات اور برآمدات میں اضافے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے تاکہ زرمبادلہ میں اضافہ کیا جاسکے۔

6۔ **انصاف کا قیام:**

وفاق ملک میں عدل و انصاف کی فراہمی کا ذمہ دار ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے وفاق ایک عدالتی نظام قائم کرتا ہے اور تمام اکائیوں کو انصاف فراہم کرتا ہے۔

7۔ **ملکی دفاع:**

ملکی دفاع ریاست کا اہم ترین فرض ہے۔ اس مقصد کے لیے وفاق ملک میں مضبوط بری، بحری اور فضائی افواج رکھتا ہے۔ انہیں جدید اسلحہ سے لیس کرتا ہے اور بوقت ضرورت دشمن کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔

8۔ **خارجہ پالیسی کی تشکیل:**

taleemcity.com

وفاق موزوں خارجہ پالیسی کی تشکیل کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ریاست کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لیے دوسرے ممالک سے معاہدات کیے جاتے ہیں۔ اور دوستانہ تعلقات کو فروغ دیا جاتا ہے۔

9۔ صوبائی گورنروں اور سربراہان کی تقرریاں:

وفاق چاروں صوبوں اور گلگت بلتستان کے گورنروں کو تقرر کرتا ہے۔ گورنر صوبوں میں وفاق کے نمائندے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ نیب، FIA، پبلک سروس کمیشن، الیکشن کمیشن آف پاکستان، اور وفاق کے زیر انتظام تمام اداروں کے سربراہان اور ممبران کا تقرر وفاق کرتا ہے۔

10۔ عام انتخابات کا انعقاد:

وفاق اسمبلیوں کی مدت ختم ہونے پر الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ذریعے انتخابات کا انعقاد کرواتا ہے۔ اس سلسے میں وفاق الیکشن کمیشن کو نہ صرف بجٹ بلکہ تمام سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

11۔ قانون سازی:

وفاق کی ایک اہم ذمہ داری ملک کے لئے قانون سازی ہوتی ہے۔ اس کے لئے وزارت قانون وانصاف اہم کردار ادا کرتی ہے۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر2۔ گلگت بلتستان کا انتظامی ڈھانچا اور فرائض بیان کریں۔

جواب: پاکستان پیپلز پارٹی نے 2009ء میں شمالی علاقہ جات کو گلگت بلتستان کا نام دے کر خود مختاری دی۔ قانون ساز اسمبلی قائم کر کے اس کے الیکشن کروائے گئے اور گلگت بلتستان کونسل قائم کی گئی۔ اس کا ڈھانچا مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ گلگت بلتستان کونسل:

کونسل کے ارکان کی کل تعداد 12 ہے جس میں 6 ارکان وزیر اعظم پاکستان نامزد کرتا ہے اور 6 ارکان کا انتخاب گلگت بلتستان کی قانون ساز اسمبلی کرتی ہے۔ یہ ایک انتظامی ادارہ ہے۔ گلگت بلتستان کونسل کا چیئر مین وزیر اعظم پاکستان ہوتا ہے۔

2۔ گورنر:

گورنر صوبے کا آئینی سربراہ ہوتا ہے جس کا تقرر حکومت پاکستان کرتی ہے اور حکومت ہی کی صوابدید پر اپنا عہدہ قائم رکھ سکتا ہے۔

3۔ وزیر اعلیٰ:

وزیر اعلیٰ انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے جس کا انتخاب گلگت کی قانون ساز اسمبلی کثرت رائے سے کرتی ہے۔ وہ اسمبلی میں قائد ایوان اور اپنی کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے۔

4۔ قانون ساز اسمبلی:

گلگت بلتستان کی قانون ساز اسمبلی ایک ایوان پر مشتمل ہے اور اس کے 33 ارکان ہیں۔

1) ان میں 24 براہ راست منتخب کئے جاتے ہیں۔
2) خواتین کے لئے ٹوٹل 6 نشستیں مختص ہیں۔
3) ٹیکنو کریٹ کے لئے ٹوٹل 3 نشستیں مختص ہیں۔

قانون ساز اسمبلی اپنے ارکان میں سے وزیر اعلیٰ، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کرتی ہے اور ریاست سے متعلق ہر قسم کی قانون سازی کرتی ہے۔

5۔ عدلیہ:

گلگت بلتستان کی عدلیہ چیف کورٹ اور سپریم ایپلٹ کورٹ پر مشتمل ہے۔

i)۔ **چیف کورٹ:**

چیف کورٹ کو 2009ء کے صدارتی حکم کے تحت اختیارات دیے گئے۔ اس کو چیف کورٹ آف اپیل بھی کہتے ہیں یہ تمام ریجن کی اپیلوں پر سماعت کرتی ہے۔ اس کا درجہ حرارت کورٹ کے برابر ہے۔ اس کے فیصلوں کے خلاف اپیل سپریم اپیلٹ کورٹ میں کی جاتی ہے۔

ii)۔ **سپریم اپیلٹ کورٹ:**

سپریم کورٹ ایک چیف جج اور دو ججوں پر مشتمل ہے۔ جن کا تقرر وزیراعظم پاکستان تین سال کے لیے کرتا ہے۔ اس کا درجہ سپریم کورٹ کے برابر ہے اور چیف کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کا فیصلہ کرتی ہے۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر3۔ وفاقی وصوبائی حکومتوں کے تعلق کی نوعیت کا تجزیہ کریں۔

جواب: پاکستان ایک وفاقی پارلیمانی جمہوریہ ہے جس میں وفاقی اور صوبائی حکومتیں ہوتی ہیں۔ 1973ء آئین کے آرٹیکل 141 تا 159 وفاقی وصوبائی حکومتوں کے تعلقات کی نوعیت کو واضح کرتے ہیں۔

1۔ **مشترکہ مفادات کی کونسل:**

آئین کی دفعہ نمبر 153 کی رو سے مشترکہ مفادات کی کونسل وزیراعظم، تمام وزرائے اعلیٰ اور تین وفاقی وزرا جن کو وفاقی حکومت نامزد کرے، پر مشتمل ہوتی ہے۔

فرائض واختیارات:

1) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان جھگڑوں کو نبٹاتی ہے
2) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان وسائل کو تقسیم کرتی ہے۔
3) NFC ایوارڈ کا اجرا کرتی ہے۔
4) اگر کسی صوبائی حکومت کو کونسل کے فیصلوں پر اعتراض ہو تو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں بھیج سکتی ہے۔
5) اگر پانی کی تقسیم پر جھگڑا ہو تو کیس مشترکہ مفادات کی کونسل کے پاس حل کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ اگر پھر بھی مسئلہ حل نہ ہو سکے تو صدر کو کمیشن بنانے کا اختیار ہوتا ہے۔ جو اس مسئلہ کو حل کرتا ہے۔

2۔ **نیشنل اکنامک کونسل:**

آئین کی دفعہ نمبر 156 کی رو سے صدر پاکستان کو نیشنل اکنامک کونسل بنانے کا اختیار ہوتا ہے۔ وزیراعظم اس کونسل کا چیئرمین اور تمام صوبائی وزرائے اعلیٰ اس کے ممبر ہوتے ہیں۔

1) ملک کی معاشی صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں۔
2) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو مناسب اقدام اٹھانے کی ہدایت کرتے ہیں۔
3) یہ معاشی، معاشرتی اور جارتی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں۔

3۔ **قومی سلامتی کونسل:**

قومی سلامتی کونسل کی صدارت وزیراعظم کرتا ہے اس کے باقی ممبران میں چیئرمین جوائنٹ سٹاف کمیٹی، تینوں افواج کے سربراہان، آئی ایس آئی چیف نیشنل سیکورٹی ایڈوائیزاور اس کونسل کا سیکرٹری نیشنل سیکورٹی ڈویژن کا وفاقی سیکرٹری ہوتا ہے۔ جبکہ وفاقی وزیر داخلہ، وفاقی وزیر خزانہ، وفاقی وزیر قانون، وزیر دفاع اور وزیر خارجہ بھی اسکے ارکان میں شامل ہیں۔

فرائض:

1) تمام ملک بشمول صوبوں کی سلامتی و دفاع کے معاملات دیکھتی ہے۔
2) ملکی سلامتی کی پالیسیاں مرتب کرتی ہے جس پر عمل درآمد کروفاقی اور صوبائی حکومتوں پر لازم ہوتا ہے۔
3) خارجہ پالیسی کی تشکیلِ نو کرتی ہے

وفاق اور صوبوں میں دیگر تعلقات

آرٹیکل147:

- آئین کے آرٹیکل 147 کے مطابق کوئی صوبائی حکومت اپنا اختیار وفاقی حکومت یا وفاقی حکومت یا وفاقی ادارہ کو سونپ سکتی ہے۔ وفاقی حکومت یا وفاقی ادارہ وہ اختیار استعمال کرسکتا ہے بشرطیکہ 6 دن کے اندر متعلقہ صوبائی اسمبلی اس کی توثیق کرے۔
- اسی طرح وفاقی حکومت بھی اپنا اختیار صوبائی حکومتوں کو سونپ سکتی ہے بشرطیکہ صوبائی حکومت اس کی منظوری دے۔

آرٹیکل148:

- آئین کے آرٹیکل 148 کے مطابق صوبوں کے انتظامی اختیارات وفاقی حکومت استعمال کرسکتی ہے بشرطیکہ صوبائی حکومتوں کے مفاد کے خلاف نہ ہوں۔

آرٹیکل149:

- آئین کے آرٹیکل 149 کے مطابق صوبائی حکومتیں انتظامی اختیارات استعمال کرسکتی ہیں بشرطیکہ وفاقی حکومت کے انتظامی اختیارات سے نہ ٹکراؤ۔

آرٹیکل151:

- آئین کے آرٹیکل 151 کے مطابق پورے پاکستان میں تجارتی سرگرمیاں آزادانہ طور پر سرانجام پاسکتی ہیں ان میں صوبائی حکومتیں کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) آزاد تجارتی سرگرمیاں مرتب کرسکتی ہے اور ٹیکس لاگو کرسکتی ہے جو کہ تمام صوبوں میں یکساں لاگو ہوتے ہیں۔

آرٹیکل151:

- آئین کے آرٹیکل 152 کے مطابق وفاقی حکومت تمام صوبوں میں قومی منصوبوں کے لیے زمین حاصل کرسکتی ہے جس میں صوبائی حکومتیں مداخلت نہیں کرسکتیں۔

آرٹیکل151:

- آئین کے آرٹیکل 159 کے مطابق وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کو ریڈیو اور ٹی وی کے چینل لگانے سے انکار نہیں کرسکتی مگر ایسی صورت میں حکومت اپنی شرائط عائد کرسکتی ہے۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر4۔ صوبائی و مقامی حکومتوں کے باہمی تعلقات واضح کریں۔

جواب: 1973 کے آئین کی شق 140-A کے تحت پاکستان میں مقامی حکومتوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اس شق کے مطابق ہر صوبائی حکومت کے لیے لازم ہے کہ وہ مقامی حکومتیں قائم کرے اور ان میں سیاسی، انتظامی اور معاشی اختیارات و ذمہ داریاں تقسیم کرے۔

مقامی حکومتوں کا قیام:

اگست 2001ء میں صدارتی حکم کے تحت مقامی حکومتیں قائم کی گئیں اور سیاسی، انتظامی و معاشی اختیارات مقامی حکومتوں کو منتقل کیے گئے تاکہ عام شہری کو ضروری خدمات کے ضمن میں بااختیار بنایا گیا۔

مقامی حکومتوں کا اختیارات پر کنٹرول:

مقامی حکومتوں کے نظام میں وفاقی حکومت کے اختیارات جوں کے توں رہے۔ جب کہ صوبائی حکومتوں کے اختیارات اور ذمہ داریوں کو مقامی حکومتوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس نظام کے تحت کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ضلع مجسٹریٹ کے عہدوں کو ختم کر کے اختیارات ناظم و نائب ناظم کے حوالے کر دیے گئے۔ حالاں کہ کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ضلعی مجسٹریٹ صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اس طرح ضلعی انتظامیہ پر صوبوں کی بجائے مقامی حکومتوں کو کنٹرول حاصل ہو گیا۔

مقامی حکومتوں کی معطلی:

اختیارات کی تقسیم کے منصوبے کے تحت صوبائی حکومتوں نے اختیارات مقامی حکومتوں کو تفویض کیے تھے اس لیے صوبائی حکومتوں کو مقامی حکومتیں معطل کرنے کا اختیار حاصل تھا یعنی اپنا اختیار واپس بھی لے سکتی تھیں۔

ٹیکسوں کا نفاذ:

مقامی حکومتوں کو اپنے وسائل بڑھانے کے لیے تیکس لگانے یا ٹیکس میں اضافہ کرنے کی اجازت بھی صوبائی حکومتوں سے لینا پڑتی تھی۔ اسی طرح مقامی حکومتوں میں اہم عہدوں پر افسران کا تقرر بھی صوبائی حکومتیں کیا کرتی تھیں۔

مقامی حکومتوں کا خاتمہ:

اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت کوئی ضلعی حکومت ایسی نہ تھی جو خود مختار ہو یا جس پر صوبائی حکومت کو اختیار حاصل نہ ہو۔ اسی لیے جلد ہی مقامی حکومتوں کو ختم کر دیا گیا اور کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ضلع مجسٹریٹ کے عہدے بحال کر دیے گئے اور تمام اختیارات صوبائی حکومتوں کو واپس کر دیے گئے۔

ضلعی ناظم کا کردار:

اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ میں ضلعی ناظم کا کردار بھی بڑا اہم تھا۔ وہ کسی نہ کسی سیاسی جماعت سے وابستہ تھا اسی لیے وہ فنڈ کی تقسیم بھی اپنی یا اپنی جماعت کی مرضی سے کرتا تھا۔ جس سے مقامی حکومتوں پر برے اثرات مرتب ہوئے اگر صوبہ میں مختلف سیاسی جماعت کی حکومت ہوتی تو ضلعی ناظم اپنا کام جاری رکھ سکتا تھا اور مجبوراً اسے مستعفی ہونا پڑتا تھا۔

ضلعی پولیس افسران کا تقرر:

اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت ضلعی پولیس افسران کا تقرر بھی صوبائی حکومتیں کیا کرتی تھیں اور افسران کو کبھی یہ تاثر نہ دیا گیا کہ وہ مقامی حکومتوں کے پاس تھا۔ لہٰذا وہ صوبائی حکومتوں کے وفادار کے طور پر کام کرتے رہے۔

مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی

جون 2005ء میں مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی لائی گئی۔

1) مقامی حکومتوں کے اختیارات صوبوں کو دیے گئے۔
2) وزیر اعلیٰ تمام اختیارات کا حامل ہو گیا اور اسے ضلعی ناظم یا ضلعی حکومت کی تجاویز کو مسترد کرنے اور ضلعی ناظم کو ہٹانے کا اختیار بھی حاصل ہو گیا۔
3) ان تبدیلیوں کے ساتھ صوبائی حکومتیں صوبائی وسائل مقامی حکومتوں میں تقسیم کرنے پر پابند نہ رہیں۔ جب کہ مقامی حکومتوں کو اپنے منصوبے مکمل کرنے لیے مالی وسائل (فنڈز) کی ضروری ہوتی تھی۔ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے مقامی حکومتوں کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے تھے۔
4) اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت بہت سے محکمے ضلعی حکومتوں کے حوالے نہیں کیے گئے مثلاً پولیس کا محمہ اور زراعت کا محکمہ جس سے مقامی و صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی کھینچا تانی شروع ہو گئی اور ان کے باہمی تعلقات خراب ہو گئے۔ دراصل دونوں حکومتیں مل کر کوئی کرنے کے لیے تیار نہ تھیں۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر5۔ پاکستان میں صوبوں کے فرائض کا جائزہ لیں۔

جواب: صوبے اپنے تمام فرائض گورنر کے نام سے استعمال کرتے ہیں اور وہی صوبے کے تمام امور طے کرتا ہے۔ صوبے اپنے تمام اختیارات وزیر اعلیٰ اور اس کی کابینہ کے ذریعے سے استعمال کرتے ہیں۔ صوبائی فرائض کی انجام دہی کے لیے متعلقہ صوبائی اسمبلیاں قوانین بناتی ہیں۔ صوبوں کے فرائض ذیل میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

امن وامان کا قیام:

صوبے اندرونی امن وامان کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

سہولیات کی فراہمی:

صوبے معاشرتی خدمات یعنی تعلیم، صحت اور سماجی ترقی کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔

زراعت و آبپاشی کی سہولیات کی فراہمی:

صوبے معاشی ترقی کے لیے زراعت و آبپاشی کے فرائض سر انجام دیتے ہیں اور سڑکیں وغیرہ بناتے ہیں۔

انتظامی امور کی انجام دہی:

صوبے، صوبائی انتظامی امور کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور ان کو بہتر بناتے ہیں۔

مالیاتی اختیارات:

صوبے، صوبائی خزانہ کے نظام کو چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

غربت کا خاتمہ:

صوبے مقامی حکومتیں قائم کرتے ہیں اور ان کو بحال رکھتے ہیں۔ صوبے غربت میں کمی کے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔

وفاق سے تعاون:

صوبے وفاق کے ساتھ تعاون کونے کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر6۔ پاکستان میں ضلعی یا تحصیل کونسل کے فرائض بیان کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کے آرٹیکل 140-A کے تحت صوبائی حکومتوں پر لازم قرار پایا کہ وہ مقامی حکومتیں قائم کریں اور ان کو مالیاتی اور انتظامی اختیارات دیں۔ 2013ء میں تمام صوبوں نے مقامی حکومتوں کے قیام کے لیے ایکٹ پاس کیے جن کے مطابق دیہی علاقوں میں دو درجاتی نظام جب کہ خیبر پختونخوا میں تین درجاتی نظام قائم کیا گیا۔ جس میں ضلعی تحصیل اور یونین کونسل کی حکومتیں شامل ہیں جب کہ شہری علاقے میں تین درجاتی نظام بنایا گیا جس میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیاں شامل ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ضلع کونسل یا تحصیل کونسل:

ضلع یا تحصیل کی تمام یونین کونسل یا ویلیج نیبرہڈ کونسل کے براہ راست منتخب کردہ چیئرمین بلحاظ عہدہ ضلع کونسل کے ممبر ہوتے ہیں ان کے علاوہ کم از کم 15 خواتین 3 کسان 5 غیر مسلم اور ایک نوجوان اور ٹیکنو کریٹ شامل ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں ضلع کونسل کی جگہ تحصیل کونسل کو اپنایا گیا ہے، جن کے ارکان اور چیئرمین کا انتخاب براہ راست ہوتا ہے۔ ضلع کونسل کے ارکان چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کرتے ہیں ضلع کونسل کی ایک کابینہ ہوتی ہے۔ جس کا سربراہ چیئرمین ہوتا ہے اور اس کے ارکان میں تعلیم، صحت، انتظامیہ کے ماہر اور ایک مذہبی عالم شامل ہوتے ہیں۔

ضلعی یا تحصیل کونسل کے فرائض

i. بائی لاز اور ٹیکسوں کی منظوری دینا اور سالانہ بجٹ منظور کرنا اور لاگو کرنا۔
ii. شہریوں میں فلاحی کاموں اور معاشرتی اصلاح کا جذبہ پیدا کرنا۔
iii. ضلع یا تحصیل کے افسران کی کارکردگی کا جائزہ لینا۔
iv. عوامی سڑکوں اور راستوں سے تجاوزات ہٹانا اور روشنی کا بندوبست کرنا۔
v. مویشی منڈیاں اور عوامی میلے منعقد کرنا اور کھیلوں کا بندوبست کرنا۔
vi. طوفان، سیلاب، زلزلہ اور دیگر قدرتی آفات کی صورت میں لوگوں کی مدد کرنا۔
vii. یتیموں، بیواؤں، نادار اور معذور لوگوں کی مدد کرنا۔
viii. دیہی علاقوں میں پینے کے پانی اور کھیتوں میں پانی مہیا کرنے کے لیے یونین کونسلوں کی مدد کرنا۔
ix. پلوں اور دیگر عوامی عمارتوں کی تعمیر کرنا۔
x. صنعت، زراعت اور تجارتی مارکیٹوں کے لیے زمین مہیا کرنا۔
xi. ضلع کی ترقی کے لیے دیگر سرگرمیاں انجام دینا۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر7۔ پاکستان میں میٹروپولیٹن کارپوریشن کے فرائض واضح کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کے آرٹیکل 140-A کے تحت صوبائی حکومتوں پر لازم قرار پایا کہ وہ مقامی حکومتیں قائم کریں اور ان کو مالیاتی اور انتظامی اختیارات دیں۔ 2013ء میں تمام صوبوں نے مقامی حکومتوں کے قیام کے لیے ایکٹ پاس کیے جن کے مطابق دیہی علاقوں میں دو درجاتی نظام جب کہ خیبر پختونخوا میں تین درجاتی نظام قائم کیا گیا۔ جس میں ضلعی تحصیل اور یونین کونسل کی حکومتیں شامل ہیں جب کہ شہری علاقے میں تین درجاتی نظام بنایا گیا جس میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیاں شامل ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

میونسپل کارپوریشن:

میونسپل کارپوریشن میں واقع تمام میونسپل یا ٹاؤن کے براہ راست منتخب کردہ چیئرمین بلحاظ عہدہ کارپوریشن کے ممبر ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ 5 خواتین، 5 غیر مسلم، 2 ورکرز، 2 ٹیکنوکریٹ اور ایک نوجوان ممبر شامل ہوتے ہیں۔ کارپوریشن اپنے پہلے اجلاس میں میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب کرتی ہے۔ میئر کی غیر حاضری میں ڈپٹی میئر کام کرتا ہے۔

میٹروپولیٹن کارپوریشن:

میٹروپولیٹن کارپوریشن میں واقع تمام ٹاؤن کمیٹیوں کے براہ راست منتخب کردہ چیئرمین بلحاظ عہدہ کارپوریشن کے ممبر ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ مخصوص نشستیں جن میں 25 خواتین، 5 ورکرز 2 نوجوانوں اور 10 غیر مسلموں کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔ میٹروپولیٹن کے پہلے اجلاس میں لارڈ میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب مشترکہ پینل میں کارپوریشن کے موجود ارکان اکثریت سے کرتے ہیں۔ لارڈ میئر میٹروپولیٹن کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں ڈپٹی میئر کام کرتا ہے۔

میٹرو پولیٹن / میونسپل کارپوریشن کے فرائض

(i) زمین کے منصوبے، ماحولیات کے منصوبے اور شہری کی منظوری دینا۔
(ii) قوانین اور بائی لاز کی منظوری دینا اور ان کو لاگو کرنا۔
(iii) رہائشی کالونیاں، مارکیٹیں، سڑکیں اور عوامی مفادات کے منصوبے بنانا اور لاگو کرنا۔
(iv) عوامی ٹریفک کے نظام کو درست کرنا، پل، فلائی اوور، انڈر پاس بنانا اور بحال رکھنا، علاقے کو خوبصورت بنانا اور بحال رکھنا۔
(v) پینے کے پانی کے ذخائر بنانا اور بحال رکھنا، گندے پانی کے اخراج کا بندوبست کرنا۔
(vi) صنعت، زراعت اور مارکیٹوں کے لیے جگہ مہیا کرنا، پارک بنانا اور انہیں بحال رکھنا اور ٹرانسپورٹ کا بندوبست کرنا۔
(vii) میونسپل قوانین اور بائی لاز بنانا اور لاگو کرنا۔
(viii) شہری علاقوں میں سڑکوں اور راستوں سے تجاوزات ہٹانا اور ماحولیات کو بحال رکھنا۔
(ix) لائبریریاں، عجائب گھر اور مصوری کے مراکز قائم کرنا اور بحال رکھنا۔
(x) بجٹ بنانا اور منظور کرنا، منصوبے بنانا اور ان کے لیے رقوم فراہم کرنا، ٹیکسوں اور فیسوں کی منظوری دینا اور وصول کرنا۔
(xi) کھیلوں کا بندوبست کرنا اور ثقافتی میلوں اور مویشی منڈیوں کو منعقد کرنے کے لیے بندوبست کرنا۔
(xii) ہر قسم کے لائسنس، پرمٹ اور اجازت نامے جاری کرنا۔
(xiii) بیواؤں، یتیموں، معذوروں اور قدرتی آفات کے متاثرین کی مدد کرنا۔
(xiv) میونسپل قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر8۔ پاکستان میں میونسپل / ٹاؤن کمیٹی کے فرائض واضح کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کے آرٹیکل A-140 کے تحت صوبائی حکومتوں پر لازم قرار پایا کہ وہ مقامی حکومتیں قائم کریں اور ان کو مالیاتی اور انتظامی اختیارات دیں۔ 2013ء میں تمام صوبوں نے مقامی حکومتوں کے قیام کے لیے ایکٹ پاس کیے جن کے مطابق دیہی علاقوں میں دو درجاتی نظام جب کہ خیبر پختونخوا میں تین درجاتی نظام قائم کیا گیا۔ جس میں ضلعی تحصیل اور یونین کونسل کی حکومتیں شامل ہیں جب کہ شہری علاقے میں تین درجاتی نظام بنایا گیا جس میں میٹرو پولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیاں شامل ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

میونسپل کارپوریشن:

میونسپل یا ٹاؤن میں واقع تمام حلقوں سے براہ راست منتخب کردہ ارکان (کونسلز) بلحاظ عہدہ کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ 5 خواتین، 3 غیر مسلم، 2 لیبر ورکرز، اور ایک نوجوان ممبر شامل ہوتے ہیں۔ کمیٹی اپنے پہلے اجلاس میں چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کرتی ہے۔ چیئرمین کی غیر حاضری میں وائس چیئرمین کام کرتا ہے۔

میونسپل / ٹاؤن کمیٹی کے فرائض

(i) ترقیاتی منصوبے بنانا، ان کی منظوری دینا اور ان کے لیے مالیات کا بندوبست کرنا۔
(ii) مقامی زمینوں کی تقسیم اور ان کے استعمال کا بندوبست کرنا۔
(iii) صنعت، زراعت اور تجارتی مارکیٹوں کے لیے زمین مہیا کرنا اور ان کا بندوبست کرنا۔
(iv) پارک بنانا کھیلوں کے میدان اور قبرستانوں کے لیے جگہ مخصوص کرنا۔

(v) سڑکوں اور گلیوں کا بندوبست کرنا اور ان کو بحال کرنا۔
(vi) پینے کے پانی کا بندوبست کرنا اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام کرنا۔
(vii) ٹیکس اور فیسوں کی منظوری دینا اور ان کو وصول کرنا۔
(viii) مویشی منڈیاں قائم کرنا اور مویشی میلے منعقد کرنا۔
(ix) کھیلوں کے میدان کا بندوبست کرنا اور ثقافتی میلے منعقد کرنا۔
(x) میونسپل قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا۔
(xi) میونسپل کمیٹی کے لیے قوانین اور بالائی لاز بنانا اور ان کو لاگو کرنا۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر 9۔ پاکستان میں ویلیج نیبرہڈ کونسل / یونین کونسل کے فرائض واضح کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کے آرٹیکل A-140 کے تحت صوبائی حکومتوں پر لازم قرار پایا کہ وہ مقامی حکومتیں قائم کریں اور ان کو مالیاتی اور انتظامی اختیارات دیں۔ 2013ء میں تمام صوبوں نے مقامی حکومتوں کے قیام کے لیے ایکٹ پاس کیے جن کے مطابق دیہی علاقوں میں دو درجاتی نظام جب کہ خیبر پختونخوا میں تین درجاتی نظام قائم کیا گیا۔ جس میں ضلعی تحصیل اور یونین کونسل کی حکومتیں شامل ہیں جب کہ شہری علاقے میں تین درجاتی نظام بنایا گیا جس میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیاں شامل ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ویلیج نیبرہڈ کونسل / یونین کونسل:

ویلیج نیبرہڈ کونسل / یونین کونسل چیئرمین یا چیئرپرسن، وائس چیئرمین اور 6 جنرل کونسلرز پر مشتمل ہوتی ہے جن کا انتخاب عوام براہ راست پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں چار سال کے لیے جب کہ خیبر پختونخوا میں تین سال کے لیے کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ خواتین اور ایک ایک نوجوان، کسان اور غیر مسلم ہوتے ہیں۔ چیئرمین یا چیئرپرسن کونسل کا سربراہ ہوتا ہے اور اس کی غیر حاضری میں وائس چیئرمین یا چیئرپرسن فرائض سرانجام دیتا ہے۔

ویلیج نیبرہڈ کونسل / یونین کونسل کے فرائض

i. کونسل کا بجٹ منظور کرنا اور ٹیکس یا فیس کی منظوری دینا۔
ii. پنچائت کے ممبر مقرر کرنا اور ان کی کارکردگی کی نگرانی کرنا۔
iii. عوامی راستے، گلیاں، قبرستان، باغ اور کھیلوں کے میدان کو بحال کرنا۔
iv. عوامی راستوں اور گلیوں میں روشنی کا بندوبست کرنا۔
v. پینے کے پانی کے لیے کنویں، ٹیوب ویل اور پانی کے ٹینک وغیرہ قائم کرنا اور ان کو بحال رکھنا۔
vi. مویشیوں کے لیے چراگاہوں اور پینے کے پانی کا بندوبست کرنا۔
vii. متعلقہ علاقے کے رہائشیوں کی صحت اور ان کے تحفظ کا بندوبست کرنا۔
viii. ضلع کونسل کی منظوری سے صنعت، زراعت اور تجارتی مارکیٹوں کا بندوبست کرنا۔
ix. یونین یا ویلیج کونسل کے قوانین اور بائی لاز کو لاگو کرنا۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

سوال نمبر10۔ آزاد جموں وکشمیر کا انتظامی ڈھانچا اور فرائض بیان کریں۔

جواب: آزاد جموں وکشمیر کا اپنا انتخاب صدر، وزیر اعظم، قانون ساز اسمبلی اور سپریم کورٹ ہے جو ریاست کا نظام چلاتے ہیں۔

کشمیر کونسل:

کشمیر کونسل ریاست کا سب سے اعلیٰ ادارہ ہے جس کے 14 ارکان ہوتے ہیں جس میں 8 ارکان آزاد و جموں کشمیر سے ہوتے ہیں اور 6 ارکان حکومت پاکستان کے نمائندے ہوتے ہیں۔ آزاد جموں وکشمیر کے ارکان میں وہاں کے صدر، وزیر اعظم اور کشمیر قانون ساز اسمبلی کے 6 ارکان شامل ہوتے ہیں۔ اس کا چیئرمین، وزیر اعظم پاکستان ہوتا ہے۔ کونسل کو آزاد جموں وکشمیر کے اعلیٰ انتظامی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

صدر:

صدر آزاد جموں وکشمیر کا آئینی سربراہ ہوتا ہے جس کا انتخاب کشمیر قانون ساز اسمبلی پانچ سال کے لیے کرتی ہے۔

وزیر اعظم:

وزیر اعظم ریاست کا انتظامی سربراہ ہوتا ہو۔ وزرا کی کونسل وزیر اعظم کی نگرانی میں کام کرتی ہے اور اسی کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔ وزیر اعظم ریاست کے تمام انتظامی امور کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسمبلی کے اعتماد تک اپنا عہدہ برقرار رکھ سکتا ہے۔

قانون ساز اسمبلی:

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی ایک ایوان پر مشتمل ہے، جو مظفر آباد میں واقع ہے۔ اس ایوان کے 53 ارکان ہیں، جن میں 45 ارکان براہ راست آزاد کشمیر کے عوام کی رائے سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ جب کی 1 نشست علما، 1 ٹیکنوکریٹ، 1 بیرونی ملک مقیم کشمیری اور 5 خواتین کے لیے مخصوص نشستیں ہیں۔ اسمبلی اپنے ارکان میں سے وزیر اعظم، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کرتی ہے۔ اسمبلی تین قسم کے فرائض سرانجام دیتی ہے، قانون سازی، پالیسی بنانا اور بجٹ پاس کرنا۔ اسمبلی پانچ سال کے لیے راہ راست منتخب ہوتی ہے۔

عدلیہ:

i. آزاد جموں وکشمیر کی اپنی سپریم کورٹ ہوتی ہے جس میں چیف جسٹس اور تین جج ہوتے ہیں۔ جو تمام اپیلوں کا فیصلہ کرتی ہے۔

ii. آزاد جموں وکشمیر کی ایک ہائی کورٹ ہے جس کے تین سرکٹ بنچ ہیں جو کوٹلی، میرپور اور راولاکوٹ میں کام کرتے ہیں۔ ہائی کورٹ ماتحت عدلیہ کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرتی ہے۔

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

(مشقی کثیر الانتخابی سوالات)

Available on taleemcity.com

D	C	B	A	سوالات	نمبر شمار
میئر	لارڈ میئر	**صدر**	گورنر	وفاق جس کے نام سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے:	1.
مقامی حکومتیں	**صوبائی اسمبلی**	سینٹ	قومی اسمبلی	صوبائی فرائض کی انجام دہی کے لیے جو ادارہ قانون سازی کرتا ہے:	2.
18	16	**14**	12	کشمیر کونسل کے ارکان کی تعداد ہے:	3.
18	16	14	**12**	گلگت بلتستان کونسل کے ارکان کی تعداد ہے:	4.
6	5	**4**	3	آزاد جموں وکشمیر کی سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد ہے:	5.

.6	پاکستان کی قومی سلامتی کونسل کی صدارت کرتا ہے:	صدر	**وزیر اعظم**	چیف آف آرمی سٹاف	چیف آف ائیر سٹاف
.7	1973ء کے آئین کی جس شق کے تحت مقامی حکومتوں کو تحفظ دیا گیا ہے:	**140-A**	140-B	140-C	140-D
.8	پاکستان میں مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی لائی گئی:	2001ء میں	2003ء میں	**2005ء میں**	2007ء میں
.9	مقامی حکومتوں کے دیہی علاقوں کے نظام کے درجے ہیں:	ایک	**دو**	تین	چار
.10	میٹروپولیٹن کارپوریشن کا سربراہ ہوتا ہے:	چیئرمین	چیئر پرسن	**لارڈ میئر**	میئر

یہ نوٹس اور اس طرح کے مزید نوٹس پڑھنے یا ڈاونلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائٹ taleemcity.com وزٹ کریں۔

(مشقی مختصر جوابی سوالات)

س1: کشمیر کونسل کے ممبران کی تعداد بتائیں۔

جواب: کشمیر کونسل ریاست آزاد جموں و کشمیر کا سب سے اعلیٰ ادارہ ہے۔ جس کے 14 ارکان ہوتے ہیں۔ جس میں سے 8 ارکان جموں و کشمیر سے ہوتے ہیں۔ اور 6 ارکان حکومتِ پاکستان کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اس کا چیئرمین، وزیر اعظم پاکستان ہوتا ہے۔

س2: گلگت بلتستان کونسل کا چیئرمین کون ہوتا ہے؟

جواب: گلگت بلتستان کا چیئرمین وزیر اعظم پاکستان ہوتا ہے۔

س3: کون سے آرٹیکل کے تحت صوبائی حکومتیں انتظامی اختیارات استعمال کرتی ہیں؟ تجزیہ کریں۔

جواب: پاکستان ایک وفاقی پارلیمانی جمہوریہ ہے جس میں وفاقی اور صوبائی حکومتیں ہوتی ہیں۔ 1973ء آئین کے آرٹیکل 141 تا 159 کے مطابق وفاقی و صوبائی حکومتیں اپنے اختیارات استعمال کرتی ہیں۔

س4: مقامی حکومتیں کب قائم کی گئیں؟

جواب: برصغیر میں پہلی بار مقامی حکومتوں کا تصور 1884 میں لارڈ رپن نے دیا۔ جبکہ پاکستان میں مقامی حکومتوں کا تصور سب سے پہلے 1959 میں ایوب خان نے دیا۔ موجودہ نظام کے تحت پاکستان میں 2013 میں مقامی حکومتیں تشکیل دی گئیں۔

س5: مقامی حکومتوں کے مختلف درجات بتائیں؟

جواب: 2013ء میں تمام صوبوں نے مقامی حکومتوں کے قیام کے لیے ایکٹ پاس کیے جن کے مطابق:

(i) دیہی علاقے: صوبہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں دیہی علاقوں میں دو درجاتی نظام قائم کیا گیا۔ جب کہ خیبر پختونخواہ میں تین درجاتی نظام قائم کیا گیا۔ جس میں ضلعی، تحصیل اور نیبر ہیڈ کونسل / یونین کونسل کی حکومتیں شامل ہیں۔

(ii) شہری علاقے: جب کہ شہرے علاقے میں تین درجاتی نظام بنایا گیا۔ جس میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیاں شامل ہیں۔

س6: چیف آفیسر کیا فرائض سرانجام دیتا ہے؟

جواب: یہ ضلع کونسل یا تحصیل کونسل کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ جسے صوبائی حکومت مقرر کرتی ہے۔

فرائض:

(i) کارپوریشن کے تمام محکموں کی نگرانی کرتا ہے۔

(ii) ان میں رابطہ قائم رکھتا ہے۔

(iii) اور ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

س7: آزاد جموں و کشمیر کے صدر کی حیثیت بتائیں۔

جواب: صدر آزاد جموں و کشمیر کا آئینی سربراہ ہوتا ہے جس کا انتخاب کشمیر قانون ساز اسمبلی پانچ سال کے لیے کرتی ہے۔

س8: سپریم ایپلٹ کورٹ کہاں قائم کی گئی ہے؟

جواب: سپریم ایپلٹ کورٹ آزاد جموں و کشمیر قائم کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ ایک چیف جج اور دو ججوں پر مشتمل ہے۔ جن کا تقرر وزیر اعظم پاکستان تین سال کے لیے کرتا ہے۔ اس کا درجہ سپریم کورٹ کے برابر ہے اور چیف کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کا فیصلہ کرتی ہے۔

taleemcity.com
taleemcity.com